سفرگزشت

# دوروزقطرمیں

(دوسرا اور آخری حصہ)

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

قطر کے میرے دوسفر ہو چکے ہیں۔اس سے قبل 2016ء کے آغاز میں ہمارا سفر کا ارادہ ہوا تھا۔اس کا داعیہ یہ ہوا تھا کہ قطر کی وزارت اوقاف کے ذیلی ادارے مؤسسۃ الشیخ غانم بن علی آل ثانی للقرآن الکریم اور قطر کے علماء کی طرف سے ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ قطر تشریف لائیں۔ان کے ہمراہ مجھے بھی دعوت دی گئی تھی۔میں نے خادم کے طور پر حضرت کے ساتھ جانے کا وعدہ کر لیا تھا۔

دراصل قطر میں ہر سال مجلس سماع البخاری الشریف کا اہتمام ہوتا ہے۔یعنی چار پانچ روز میں بخاری شریف کی قراءت علی الشیخ ہوتی ہے۔اس میں وہاں کے بڑے بڑے اہل علم شریک ہوتے ہیں اور بخاری شریف کی سند حاصل کرتے ہیں۔اس پروگرام میں دنیا بھر سے ممتاز شیوخ حدیث کو بلایا جاتا ہے،جن کی سند عالی ہوتی ہے۔وہ علماء ان شیوخ کے سامنے شروع سے آخر تک بخاری شریف کی قراءت کرتے ہیں۔قطر میں ہمارے جامعہ خیرالمدارس کے فاضل مولانا مصطفیٰ محمد صاحب ہیں،جو جامعہ عبداللہ بن مسعود دوحہ قطر کے ذمہ دار بھی ہیں۔انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہمارے استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحبؒ بھی یہاں تشریف لائیں اور وہ اپنی سند کی اجازت دیں۔میں نے حضرت مولانا محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی اور انہوں نے میری درخواست قبول فرمالی۔انہوں نے ارادہ کرلیا،چناں چہ ان کا پاسپورٹ ویزے کے لئے بھیج دیا گیا۔ویزا لگ گیا،تیاری ہوگئی،ٹکٹ وغیرہ بھی ہوگئے۔لیکن اس دوران حضرت مرض الوفات میں چلے گئے۔اس وجہ سے حضرت نہ جاسکے،نتیجتاً میں بھی نہ جاسکا۔

قطر کے علماء کی یہ خواہش کہ بخاری شریف کی سند حاصل کی جائے،اس کی بھی ایک وجہ ہے۔الحمد للہ ہمارے برصغیر پاک وہند میں علماء اور اکابر کی محنت سے سند محفوظ ہے۔ان کے پاس علم کی پوری سند محفوظ ہے اور یہاں

جو درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ ہے، وہ بلا سند نہیں ہے۔ دورہ حدیث کے ہر طالب علم کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے استاذ اور استاذ کے استاذ حتیٰ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تمام راویوں اور اساتذہ کے نام معلوم ہوتے ہیں۔ اب عرب میں ماشاء اللہ علماء تو ہیں، ان کے پاس علم بھی ہے، لیکن سند نہیں ہے، اس لیے کہ انہوں نے عصری کالجز اور جامعات میں پڑھا ہوتا ہے وہاں اس بات کا اہتمام نہیں ہے۔ اب ان کے اندر بھی ایک جذبہ اور شوق پیدا ہو رہا ہے کہ ہم سند بھی لیں۔

یہ برصغیر پاک و ہند کے علماء کا اعزاز ہے کہ وہ سند کے ساتھ پڑھ اور پڑھا رہے ہیں۔ دنیا کے بعض دیگر ممالک میں بھی ایسے علماء ہیں جن کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ہے۔ البتہ عرب ممالک کے بہت سے جامعات کے فضلاء ایسے ہیں جنہوں نے بخاری شریف تو پڑھی ہے مگر سند نہیں ہے۔ اکثریت ایسی ہے جسے اپنے استاذ کا ہی علم نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب ان ممالک میں اس بات کا شوق بڑھ رہا ہے کہ وہ علم حدیث، روایت حدیث کی باقاعدہ سند حاصل کریں اور یہ ہونا بھی چاہئے۔ اس لئے کہ ہمارے ماخذات دین میں سند کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

چناں چہ ترمذی شریف کتاب العلل میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں الاسناد عندی من الدین، لو لاالاسناد لقال من شاء ما شاء، فاذا قیل له : من حدثك؟ بقی! (ای بقی متحیرا) ”یعنی سند میرے نزدیک دین میں سے ہے، اگر سند نہ ہوتی تو جو جیسا چاہتا کہتا، جب اس سے کہا جاتا کہ یہ حدیث تم سے کس نے روایت کی؟ تو وہ حیران ہو کر چپ ہو جاتا۔“

اس دین کی حفاظت کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب سند ہے۔ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک منتقل ہوتی ہے۔ علماء و محدثین نے اسناد کے حصول کے لئے خصوصاً اپنی سند کو عالی کرنے کی بڑی جد و جہد، محنت اور کوشش کی ہے، بہت طویل اور پر مشقت سفر کیے۔ محض ایک حدیث کے حصول کے لئے اور اپنی سند کو عالی کرنے کے لئے دور دراز کے سفر کیے ہیں۔ سند ہی ایسی چیز ہے جس سے حدیث کی صحت و ضعف کا پتا چلتا ہے۔ اگر سند کا سلسلہ نہ ہوتا تو دین کی کڑیاں بکھر جاتیں اور ہر طرح کا رطب و یابس در آتا۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا معروف واقعہ ہے کہ انہوں نے صرف ایک حدیث کو لینے اور اس کی سند حاصل کرنے کے لئے اونٹ خریدا، مدینہ منورہ سے ایک ماہ کی مسافت پر دمشق کا سفر کیا، تاکہ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے حدیث قصاص سنیں۔

خود امام بخاری رحمہ اللہ کے علمی اسفار معروف ہیں، حصول حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا انہماک

دیکھ کر علماء فرمایا کرتے تھے:

انما هو آية من آيات الله تمشي على وجه الارض، ما خلق الا للحديث

بہر حال اہل قطر کا یہ جذبہ قابل داد ہے، اللہ کرے کہ یہ جذبہ سلامت رہے۔ قطر میں ہمارا پہلی مرتبہ فروری 2017ء میں جانا ہوا تھا۔ بخاری شریف کے سماع اور اجازت حدیث کا پروگرام تو گزر گیا تھا۔ مگر بعد میں الاتحاد العالمي لعماء المسلمين کی طرف سے دعوت نامہ ملا تھا۔ اس تنظیم کے تحت ایک عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں دنیا بھر سے علماء تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کا عنوان التعليم الشرعي و سبل ترقيته یعنی دینی تعلیم اور اس کو ترقی سے ہم کنار کرنے کے راستے تھا۔ راقم نے بھی اس کانفرنس میں مقالہ پڑھا تھا۔ اس مقالے میں راقم نے برصغیر میں دینی تعلیم کی تاریخ، دارالعلوم دیوبند کی جدوجہد، اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی عظیم الشان خدمات کو اہل علم کے سامنے رکھا تھا۔ یہاں مختلف وفود اور فضلاء دارالعلوم دیوبند، فضلاء ندوہ، فضلاء وفاق المدارس خصوصاً فضلاء جامعہ خیر المدارس سے ملاقاتیں رہی تھیں۔

الحمد للہ حالیہ دورہ بھی بہت اچھا رہا اور بہت خوب صورت یادیں دل و دماغ میں بسائے ترکی کے سفر پر روانگی ہوئی۔


## تاریخ سالانہ امتحان 1439ھ/2018ء

## وفاق المدارس العربیہ پاکستان

**درجہ کتب**

**28 رجب المرجب تا 3 شعبان المعظم 1439ھ مطابق 14 تا 19 اپریل 2018ء**

**بروز ہفتہ تا جمعرات**

**درجہ حفظ القرآن الکریم**

**16 تا 25 رجب المرجب 1439ھ مطابق 2 تا 11 اپریل 2018ء**

**بروز پیر تا بدھ**